آئینہء

بریلویت

آج کل چونکہ رضا خانی فرقہ قرآن وسنت سے عوام کی ناواقفیت سے ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے "علیحضرت" کے "دین و مذہب" کی نشرواشاعت میں بڑی شدومد سے مصروف ہے۔ اوراپنے زہریلے پروپیگنڈے کے ذریعہ ناواقف عوام کو باورکرایا جارہا ہے کہ صرف اورصرف رضا خانی حضرات ہی اصلی اسلام کے علمبردار اورحقیقی اہلسنت والجماعت ہیں۔ نیز وہی سچے پکے حنفی ہیں۔ ایسی صورت حال جب رونما ہوجائے تو پھرواقف کاروں اوراہل علم حضرات پر یہ فرض اورزیادہ ہوجاتا ہے کہ وہ بھولے بھالے عوام کو باطل سے آگاہ اور حق سے روشناس کرائیں۔ اسی جذبہ کے ماتحت ہم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ چھوٹے چھوٹے پمفلٹوں کے ذریعہ عوام الناس تک حق کی آواز پہنچائیں اورانہیں باطل سے آگاہ وخبردار کریں۔ چناچہ سردست ہم " آئینہء بریلویت" کے نام سے یہ پمفلٹ آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ تمام حوالہ جات ہم نے خود اصلی کتُب سے دیکھکر نقل کئے ہیں۔ انشاءاللہ آپ ان حوالہ جات میں کسی قسم کی خیانت یا قطع و برید نہیں پائیں گے۔ اب آپ کا یہ فرض ہے کہ اس آوازحق کوزیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

۱۔ تمام دینی عقائدومسائل قرآن وسنت سے اخذ کئے جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ احمد رضا خان صاحب نے ایک نیا دین اپنے فرقہ کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس لئے مرتے وقت اپنے متبعین اور پیروکاروں کو یہ وصیت کرتے ہیں "حتیٰ الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے، اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہرفرض سے اہم فرض ہے"۔ (وصایا شریف ص۹)

۲۔ یہی وجہ ہے کہ احمد رضا خاں صاحب کے پیروکار اُن کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ بریلویوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایک مقام پر لکھا ہے "**ولا هل السنة من الله احمد رضا**" (خالص الاعتقاد ص٦)۔ یعنی اصل سنت (بریلویوں) کیلئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے احمد رضا خان صاحب مبعوث ہوئے ہیں۔

۳۔ اسی بناء پر بریلویوں کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرح احمد رضا خاں صاحب ہرقسم کی غلطیوں سے معصوم ہیں بلکہ لغزشوں سے بھی انہیں معصوم سمجھا جاتا ہے۔ چناچہ موتف "انشاء احمد رضا" نے "لغزش سے محفوظ رہنا" کا عنوان قائم کرکے لگا ہے "اللہ تعالیٰ نے آپ (احمد رضا خاں صاحب) کواسطرح اپنی حفاظت میں لے لیا کہ آپ کا قول وفعل اور تحریر لغزش سے محفوظ رہے۔ چند سطروں بعد لکھتے ہیں "اعلیحضر ت قدس سرہ کی زبان مبارک اورقلم شریف نقطہ برابر خطا کرے خدا تعالیٰ نے اس کو ناممکن بنا دیا ہے "انشاہ احمد رضا ص۱۷۹ و ص۱۸۰) بہرحال ثابت ہوگیا کہ بریلوی حضرات احمد رضا خاں صاحب کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے بھیجا ہوا پیغمبر یقین کرتے ہیں اوران کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کا قول، فعل، تحریر، زبان مبارک اورقلم شریف نقطہ برابر خطا کرے اللہ تعالیٰ نے اس کو ناممکن بنادیا ہے۔ اورخود احمد رضا خان صاحب بھی یہ وصیت کرگئے ہیں کہ "میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے، اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہرفرض سے اہم فرض ہے "اس لئے اب ہم احمد رضا خان صاحب کے "دین و مذہب" کی چند باتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

ذات باری تعالیٰ اور بریلوی عقائد:

۴۔ جو شخص کہے کہ خدا کی بات پر اعتبار نہیں اور اس کی کتاب (قرآن پاک) مستند نہیں اور اس کا دین لائق اعتماد نہیں۔ ایسا شخص احمد رضا خان صاحب بانی فرقہ بریلویہ کے نزدیک قطعاً کافر نہیں۔ (معاذ اللہ)

۵۔ جو شخص کہے کہ خدا میں ہر عیب ونقص کی گنجائش ہے حتیٰ کہ عورتوں سے ہمبستری کرنا، لونڈے بازی کرنا، بلکہ کرانا بھی اِسکی شان کے خلاف نہیں۔ ایسے شخص کے بارے میں احمد رضا خان صاحب فرماتے ہیں کہ وہ مسلمان ہے اُسے کافر نہ کہا جائے۔ (معاذ اللہ)

٦۔ جو شخص کہے کہ خدا کھانے کا منہ، بھرنے کا پیٹ اور مردی وزنی کی علامتیں (آلہء تناصل اور عورت کی شرمگاہ) بلفعل (فی الحال) رکھتا ہے۔ احمد رضا خاں صاحب کے نزدیک ایسے شخص کو کافر کہنے سے زبان روکنی چاہئے۔ (معاذ اللہ)

۷۔ جو شخص کہے کہ خدا کے ماں باپ، جورو، بیٹا سب ممکن ہیں۔ بلکہ ماں باپ ہی سے پیدا ہوا ہے، ربڑ طرح پھیلتا سمٹتا ہے برہما کی طرح چومکھا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں احمد رضا خاں صاحب بریلوی فرماتے ہیں کہ کافر نہ کہنا پسندیدہ اور مناسب ہے۔ (معاذ اللہ)

اس قسم کے بے شمار کفریہ عقائد احمد رضا خاں صاحب نے ایک شخص کے بتائے ہیں ملاحظہ ہو فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۱۹۷ لیکن اسی شخص مذکور کے بارے میں "الکوکتبہ الشہابیہ ص ٦۰" پر فرماتے ہیں۔ لو گو دوسرے علماء کے نزدیک ایسا شخص بلا شبہ کافر ہے لیکن ہمارے نزدیک ایسے شخص کو کافر کہنے سے زبان روکنی چاہئے۔ یہی پسندیدہ اور مناسب بات ہے۔ (معاذ اللہ)

۸۔ قرآن پاک کے اندر **قل ھو اللہ** شریف میں ہے کہ اللہ نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا ہے۔ لیکن اس کے برعکس احمد رضا خاں صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ کا جنم ہوا ہے، اسکا جسم بھی ہے اور وہ گلے بھی ملتا ہے۔ چنانچہ وہ نبی کریمؐ کے معراج پر جانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"حجاب اُٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل وفرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے"۔ (حدائق بخشش ص ۱۲/ ۱۴۴)

اللہ تعالیٰ اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جنم کا بچھڑا ہوا قرار دیکر فرماتے ہیں۔ "دونوں آپس میں گلے ملے تھے اور ظاہر ہے کہ گلے ملنے کیلئے جسم ہونا ضروری ہے"۔ (معاذ اللہ)

۹۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اَلرحمٰنُ علیَ العَرشِ استوَیٰ" پ ١٦ یعنی اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے لیکن بریلویوں کے ایک

مشہور پیر خواجہ محمد یار صاحب فرماتے ہیں کہ "خدا کے عرش پر اب میں مستوی ہو چکا ہوں" چنانچہ وہ لکھتے ہیں: ۔

؎ "بدرگاہِ اجمیر جائے گُرہ ام پیدا۔ کہ ہر عرش خدا من استوائے کردہ ام پیدا"۔ (دیوان محمدی ص ۷)

۱۰۔ دین اسلام کا یہ مسئلہ ہر شخص جانتا ہے کہ اللہ تعالٰی کے علاوہ کسی اور شخص کیلئے یا کسی پیر فقیر کی چوکھٹ یا قبر کیلئے سجدہ نہیں کیا جا سکتا حتیٰ کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اگر اللہ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیوی اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے۔ لیکن بریلویوں کا کہنا ہے کہ:

؎ "ہر نقش پائے فردما۔ مسجودِ مردان خدا۔ جز سجدہ ایں پاک در ہر گز نہ دشد تسکین"۔ (دیوان محمدی ص ۱۱۔۱۰)

یعنی ہمارے پیر کا ہر نقش پا اللہ والوں کی سجدہ گاہ ہے، اس پاک در کا سجدہ کئے بغیر ہماری تسکین نہیں ہوتی (معاذاللہ)

۱۱۔ شیعوں کے ایک غالی فرقہ کے علاوہ کوئی بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خدا ہونے کا قائل نہیں ہے۔ لیکن چونکہ شیعوں اور بریلویوں کا قارورہ ملا ہوا ہے اس لئے بریلوی حضرات علی کرم اللہ وجہہ کی صورت میں اللہ سبحانہ وتعالےٰ کے ظاہر ہو جانے کے قائل ہیں اور حضرت علیؓ کے اختلاطِ اُب وگل سے پیدا شدہ انسان ہونے سے منکر ہیں۔ اس لئے انہیں حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں اور ان کو مصیبت کے وقت پکارتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں

؎ "تورِ خدا بگشت عیاں صورتِ علیؓ۔ بے اختلاطِ اب وگلی یا علی مدد"۔ (دیوان محمدیؐ ص ۱۸)

۱۲۔ قرآن پاک میں بار بار متعدد مقامات پر حکم ہے کہ اے مسلمانو! اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو اور نبی کریمؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں مجنون سمجھنے لگیں۔ لیکن بریلویوں کا کہنا ہے کہ ہر وقت پیر کے نام کا ذکر ہونا چاہئے کیونکہ اس کا نام "اسم اعظم" ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

؎ "اسم اعظم پاکت یا فریدؒ کیمیا بود وعیا نے می کنم۔
یا فریدؒ و یا فریدؒ و یا فریدؒ۔ ہر زماں ورد ِزر جانے کنم"۔ (دیوان محمدیؐ ص ۴۴)

۱۳۔ ہر مسلمان کلمہ شہادت میں یہ پڑھتا ہے **"وَاشھَدُ اَن مُحمَدً اعَبدُہٗ وَرَسُولُہ"** یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اللہ کے بندے اور اُسکے رسول ہیں۔ لیکن بریلویوں کا اس کلمہ شہادت پر ایمان نہیں ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں حضورؐ اللہ کے بندے نہیں ہیں بلکہ خود خدا ہیں۔ ملاحظہ ہو شعر: ۔

؎ "خدا کہتے ہیں جسکو مصطفٰے معلوم ہوتا ہے۔ جسے کہتے ہیں بندہ خود خدا معلوم ہوتا ہے"۔ (دیوان محمدی ص ۱۰۱)

۱۴۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے **"لَیسَ کَمثلَہ شَی"** پ ۲۵ یعنی اللہ کے مثل کوئی شۓ نہیں۔ لیکن بریلوی حضرات اس کو بھی ماننے

کیلئے تیار نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

ے "صورت رحمان ہے تصویر میرے پیر کی۔ **علم القرآن** ہے تقریر میرے پیر کی۔
کیا خدا کی شان ہے یا خود خدا ہے جلوہ گر۔ ملتی ہے اللہ سے تصویر میرے پیر کی۔ (دیوان محمدی ص۹۲)

حضرت انبیاء کرامؑ کی توہین:

۱۵۔ حضرت آدمؑ کے بارے میں مولانا ابوالحسنات صاحب رقم طراز ہیں: (اوراق غم ص۲ طبع ۹۱۳۴۸)

"وہ آدم جو سلطان مملکت بہشت تھے وہ آدم جو متوج بتاج عزت تھے آج شکارِ تیر مذلت ہیں"۔

بقول ابوالحسنات صاحب کے آدم علیہ السلام ذلت کے تیر کا شکار ہو کر ذلیل ہو گئے۔ (معاذ اللہ)

۱۶۔ ایک دوسرے بریلوی پیر فرماتے ہیں کہ میں خود "آدم" ہوں اس لئے جبریل امین علیہ السلام پر فرض ہے کہ وہ مجھے سجدہ کریں۔ شعر ملاحظہ ہو:

ے "آدم وقتم نمی دانی مرا۔ سجدہ ام فرض است بروح الامین"۔ (دیوان محمدی ص۵)

۱۷۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی توہین۔ جناب ابوالحسنات صاحب لکھتے ہیں:۔ "ارشاد ہوا کہ خلیل! جوان (حضرت حسینؓ) کے غم میں روئے گا اسے ثواب اس قدر ہم عطا فرمائیں گے جتنا تمہیں تمہارے فرزند کی قربانی میں عطا ہوا ہے"۔ (اوراقِ غم ص۲۲)

ہم اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ پیغمبروں کے علاوہ کوئی شخص خواہ وہ ولی، قطب یا ابدال ہی کیوں نہ ہو۔ اس کا کوئی بڑے سے بڑا عمل بھی کسی پیغمبر کے چھوٹے سے چھوٹے عمل کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جبکہ رضا خانی فرقہ کا عقیدہ یہ ثابت ہوا کہ جو شخص بھی حضرت حسینؓ کے غم میں روئے گا اُس کو وہی ثواب ملے گا جو حضرت اسماعیلؑ کی قربانی میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو ملا تھا۔ اس میں حضرت اسماعیلؑ کی بھی توہین ہے کیونکہ ان کے عمل کو ایک غیر پیغمبر کے عمل کے برابر کر دیا گیا ہے۔

۱۸۔ حضرت عیسیٰؑ کی توہین :

بریلویوں کے مشہور پیر خواجہ محمد یار صاحب فرماتے ہیں کہ جن بیماروں کا حضرت عیسٰیؑ علاج نہ فرما سکے ان کیلئے ایک ہسپتال میں نے اجمیر شریف میں بنا دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

ے "برائے لا دوائے حضرت عیسٰیؑ سجد اللہ۔ دریں اجمیر یک وار الشفائے کردہ ام پیدا "۔ (دیوان محمدی ص ۸)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ گو حضرت عیسٰیؑ بطور معجزہ مردوں کو زندہ کر دیتے تھے لیکن "پیر فرید" نے لاکھوں مردے پاؤں کی ٹھوکر سے زندہ کر دیئے ہیں اور اُس پر مستزاد یہ کہ پیر فرید کے مارے ہوئے کو حضرت عیسٰیؑ بھی زندہ نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ اُن کا شعر ملاحظہ ہو:

ے "لاکھوں جلائے آپ نے ٹھوکر کے زور سے۔ اُٹھتا نہیں مسیحؑ سے مارا فرید کا"۔ (دیوان محمدی ص ۸۶)

۱۹۔ حضرت یوسف و یعقوب علیہما الصلوٰۃ والسلام کی توہین:

بریلویوں کے مشہور پیر خواجہ محمد یار فرماتے ہیں کنویں میں ڈالا جانے والا یوسفؑ اور رونے والا یعقوبؑ میں ہی ہوں (معاذ اللہ) شعر ملاحظہ ہو:

ے "یوسفم درچارہ کنعاں من بدم۔ نیز یعقوبم کہ گریاں من بدم"۔ (دیوان محمدی ص ۴۶)

۲۰۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین:

بریلویوں کے مشہور عالم مولانا ابوالحسنات صاحب رقمطراز ہیں:

"اس آیت (اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ) میں (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے) راسحۃً انتقال پائی اس لئے کہ بعد کمال زوال ہوتا ہے"۔ (اوراق غم ص ۱۱۳)

حالانکہ ہم اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ ہر لمحہ اور ہر آن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات و مراتب میں ترقی ہوتی رہتی ہے۔ اور بریلوی فرقہ کا عقیدہ آپ نے دیکھ لیا کہ ان کے نزدیک حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا زوال شروع ہوئے تقریباً چودہ سو سال گزر چکے ہیں (معاذ اللہ)

۲۱۔ بریلویوں کے مشہور پیر خواجہ محمد یار صاحب اپنے آپ کو نیز اپنے پیر کو "رحمۃ للعٰلمین"

ے "فردم از اغیار و یارِ ہر کسم۔ زانکہ ہستم رحمۃ للعٰلمین"۔ (دیوان محمدی ص ۴۸)

یعنی میں غیروں سے علیٰحدہ بھی ہوں اور ہر شخص کا یار بھی کیونکہ میں رحمتہ اللعٰلمین ہوں۔ (معاذ اللہ)

اور اپنے پیر صدرالدین صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں:

ے "برائے چشم بینا از مدینہ برسرِ ملتان۔ بشکل صدر دیں خود رحمتہ اللعالمین آمد"۔ (دیوان محمدی ص ۲۲)

یعنی چشم بینا کے لئے مدینہ سے ملتان میں صدرالدین کی شکل میں خود رحمتہ اللعٰلمین تشریف لے آئے ہیں۔ (معاذ اللہ)

۲۲۔ فیصل آباد میں ایک جلسہ مولانا شاہ احمد نورانی صاحب کے والد صاحب کی یاد میں منعقد ہوا جس میں مولانا نورانی نے بھی خطاب کیا۔ اس جلسہ کے سٹیج سیکریٹری نے مولانا شاہ احمد نورانی کا تعارف اِن الفاظ میں کرایا:

"شاہ احمد نورانی اپنے عظیم باپ کے عظیم فرزند ہیں اور میں یہ کہنے میں باک محسوس نہیں کرتا کہ شاہ احمد نورانی صدیقی کا نورانی چہرہ دیکھنا موجودہ دور میں حضور پُرنور ﷺ کی زیارت کرنے کے برابر ہے"۔

(ہفت روزہ اسلامی جمہوریہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۸ء)

جب ان کلمات کی بناء پر نورانی صاحب اور دیگر بریلوی علماء پر ملک بھر میں لعن طعن ہوئی تو سٹیج سیکریٹری غلام رسول غازی نے ایک وضاحتی بیان جاری کیا جسکا عکس "اسلامی جمہوریہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء" کے دوسرے صفحہ پر چھپ چکا ہے۔ اس وضاحتی بیان میں مندرجہ بالا الفاظ سے انکار کرتے ہوئے اپنے اصلی الفاظ تحریر فرمائے جو کہ یہ ہیں: "موجودہ دور میں حضرت نورانی صاحب کا چہرہ دیکھنا کفارہ گناہاں ہے"۔ اگرچہ یہ وضاحتی تحریر "عذرِ گناہ بدتر از گناہ" کا پورا پورا مصداق ہے۔ لیکن معاملہ اس پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اسلامی جمہوریہ نے نمائندہ محمد حمید شاہد نے بریلوی پارٹی کو چیلنج کر دیا کہ:

"اگر کسی کو شک ہے تو میری دعوت ہے کہ وہ آئے تحقیق کرے جلسے کا ایک ایک سامع گواہی دے گا، پھر بھی یقین نہ آئے تو ٹیپوں کو چلا کر سن لیجئے جو اِن گستاخانہ کلمات کو اپنے اندر محفوظ کر رہی تھیں۔ اگر میرے تحریر کردہ الفاظ غلط ثابت ہوں تو میں عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہونے کو تیار ہوں۔ مارشل لاء کے ضابطے مجھ پر لگا دیجئے اور جو من میں آئے سزا دیجئے۔ لیکن اگر یہ سب کچھ صحیح ثابت ہو تو آگے بڑھ کر ان کی زبانوں کو بھی لگام دیجئے جو جذبات میں آکر عقل و شعور سے عاری ہو جاتے ہیں"۔

(ہفت روزہ اسلامی جمہوریہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء)

اس چیلنج کے بعد وضاحتی بیان دینے والے سمیت تمام بریلوی پارٹی کو سانپ سونگھ گیا اور اُن میں سے کوئی شخص عدالت کا رُخ کرنے پر تیار نہ ہوا۔